درسِ قرآن

(قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ .... الفَاسِقِيْن)

مولانا گوہر رحمٰن

درسِ قرآن کے لیے جو موضوع منتخب کیا گیا تھا، اسی موضوع کی مناسبت سے میں نے ابھی سورۃ توبہ کی آیات ۲۳ اور ۲۴ کی تلاوت کی ہے۔

ترجمہ:

"اے وہ لوگو جو مان چکے ہو توحید کو ، اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو ، نہ بناؤ تم اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو اپنے دوست ، اگر انہوں نے پسند کر لیا ہو کفر کو ایمان کے مقابلے میں ۔ اور جو بھی دوستی رکھے گا ان سے تو یہی دوستی رکھنے والے لوگ ظالم ہیں ۔ اس لیے کہ کفر و شرک بہت بڑا ظلم ہے اور ظالم کی مدد کرنے والا بھی ظالم ہے ، کہہ دو ، اگر ہوں تمہارے باپ دادا ، تمہارے بیٹے اور بیٹیاں ، تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا قبیلہ اور خاندان اور تمہارے وہ مال کہ کمائے ہیں تم نے وہ مال اور وہ تجارت کہ تم ڈرتے ہو اس تجارت کے خراب ہونے سے اور وہ گھر کہ تم انہیں پسند کرتے ہو ، اگر ہوں یہ چیزیں زیادہ محبوب اور زیادہ پسند تمہیں اللہ اور رسول کی اطاعت سے ، اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے ، تو پھر تم انتظار کرو ، یہاں تک کہ آجائے تمہارے بارے میں اللہ کا فیصلہ یعنی جہاد نہ کرنے والوں کے بارے میں جو فیصلہ ہے وہ آنے کا انتظار کرو۔ اور اللہ توفیق نہیں دیتا ، اللہ سیدھے راستے پر نہیں چلاتا ، جبر کے ذریعے ، ان لوگوں کو جو اللہ کے باغی اور سرکش ہوں ، وہ جاہل اور لاعلم نہ ہوں "۔ یہاں اس جگہ ہدایت کے معنے راستے پر چلانا ہے ۔

میرے بھائیو، محترم بہنو، اور عزیز ساتھیو اور بزرگو! ان دو آیات سے پہلے سورۃ توبہ میں ہجرت فی سبیل اللہ کا مضمون ہے ۔ ہجرت بھی جہاد ہی کی ایک قسم ہے ۔ اس کے بعد یہ دو آیتیں

آئی ہیں ۔ پہلی آیت میں فرمایا ، اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بھائی کفر کو پسند کر چکے ہوں اسلام کے مقابلے میں ، شیطانی نظام انہیں پسند ہو ، اسلامی نظام کے مقابلے میں ، شرک کا نظام انہیں محبوب ہو توحید پر مبنی نظام کے مقابلے میں ، اللہ و رسولؐ کی نافرمانی اور بغاوت کا نظام انہیں پسند آگیا ہو ، اللہ کی اطاعت کے نظام کے مقابلے میں تم ان کو دوست نہ بناؤ ۔

(تفسیر کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے آیات کو قرآن و سنّت اور صحابہؓ کے اقوال کی روشنی میں سمجھنا چاہیے اور پھر حالات پر منطبق کرنا چاہیے ۔ قرآن حالات پر منطبق کرنے کے لیے نازل ہوا ہے۔)

تو کفر کی کئی قسمیں ہیں ۔ سوشلزم کا نظام بھی کفر ہے ۔ مغرب کی لادینی جمہوریت کا نظام بھی شیطانی طاغوتی نظام ہے ، اللہ کا بنایا ہوا راستہ ، اللہ کا بتایا ہوا راستہ نہیں ہے ۔ فرنگی ماڈل کی جمہوریت بھی شیطانی نظام ہے ، اسلامی نظام نہیں ۔ سرمایہ دارانہ نظام ، جاگیردارانہ نظام ، استحصالی نظام ، اللہ کے بندوں کو اپنا غلام بنانے والا نظام ، مادہ پرستانہ نظام ، یہ بھی طاغوتی اور شیطانی نظام ہے اور جہاں مذہبی پیشواؤں کی بات ہی قانون سمجھی جاتی ہو ، اللہ اور رسولؐ کے قانون کی بالاستی کے بجائے مذہبی پیشوا کو بالادستی حاصل ہو ، یہ بھی شیطانی نظام ہے ۔

اس آیت میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اگر یہ نظام تمہارے باپ دادا کو پسند آگئے ہوں ، سوشلزم پسند ہو ، مغرب کی جمہوریت پسند آگئی ہو ، پاپائیت پسند آگئی ہو ، ملوکیت اور بادشاہت پسند آگئی ہو تو تم انہیں سمجھاؤ ، نرمی سے سمجھاؤ ، ان کی اصلاح کی کوشش کرو ، محبت اور پیار سے سمجھاؤ ، لیکن اگر وہ اس سے باز نہ آئیں تو تم ان کو دوست نہ بناؤ ، اپنے ساتھی نہ بناؤ ، ان کا ساتھ نہ دو ۔ اگرچہ تمہارے باپ ہوں ، تمہارے بھائی ہوں ، اور جس نے ایسا کیا تو وہ لوگ ظالم ہوں گے ۔ اس لیے کہ کفر کا نظام ظلم کا نظام ہے ۔ "ان الشرک لظلم عظیم" شرک ظلم عظیم ہے لہٰذا مشرک سے تعاون کرنے والا بھی ظالم ہوتا ہے ، اور شرک کا ارتکاب کرنے والا بھی ظالم ہو گا ۔

دوسری آیت میں اللہ نے آٹھ چیزوں کا ذکر فرمایا جن میں سے پانچ کا تعلق نسب اور خاندان اور خونی رشتے سے ہے اور تین کا تعلق ذریعہ معاش اور اموال سے ہے ۔ رشتہ داروں سے محبت ہونی چاہیے ، صلہ رحمی اسلام کا بنیادی حکم ہے ۔ اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا ، ان کی اصلاح کرنا ، ان کے ساتھ اچھا رویہ رکھنا ، ان کی خدمتیں کرنا ، یہ اسلام کا تقاضا ہے ۔ اس کو قوم پرستی نہیں کہا جاتا ، لیکن اگر یہ پانچ قسم کے رشتہ دار تمہیں اللہ اور رسولؐ سے بھی زیادہ محبوب بن جائیں تو تم فاسق بن جاؤ گے ۔ پھر تم اللہ کے عذاب کا انتظار کرو ۔

تین ذرائع معاش ہیں ۔ مال جو تم نے کمایا ہے ، وہ تجارت جس میں خرابی پیدا ہونے کا

تمہیں اندیشہ ہو، کساد بازاری کا خطرہ ہو، کہ دوکان بند ہو جائے گی، گاہک ناراض ہو جائے گا اور جن گھروں میں تم رہتے ہو اور پسند کرتے ہو کہ وہ آرام دہ ہیں۔

تین چیزیں یہ ہو گئیں اور وہ پانچ۔ ان آٹھ چیزوں کے ساتھ تمہاری محبت اگر اللہ اور رسولؐ کی محبت سے زیادہ ہو جائے، اللہ کے راستے میں جہاد کی محبت سے بھی زیادہ ہو جائے تو یہ تمہارا وہ جرم ہے جو مستوجب سزا ہے۔ یہ صرف ایسی غلطی نہیں ہے کہ ثواب میں کمی آجائے گی، درجہ کم ہو جائے گا۔ نہیں، یہ جرم مستوجب سزا ہے پھر تم انتظار کرو کہ اللہ کا حکم تمہارے لیے آجائے عذاب دینے کا اور اللہ فاسقوں کو توفیق بھی نہیں دیتا۔

یہ لوگ فاسق ہیں۔ بات کو توجہ سے سننے کی کوشش کیجیے، فاسق اس کو کہا جاتا ہے جو جانتا ہو کہ یہ کام برا ہے پھر بھی کرتا ہے۔ اللہ کی اطاعت سے نکل جانا، جس طرح کوئی رعیت اپنے بادشاہ کا حکم ماننے سے باغی ہو جائے، اس کو فاسق و باغی کہتے ہیں۔ فاسق اور باغی جب بغاوت سے باز آ جائیں تو اللہ توفیق دیتا ہے، ان پر رحم کرتا ہے، توبہ قبول کرتا ہے، گناہ معاف کرتا ہے، لیکن فاسق اور باغی جب بغاوت سے باز نہ آئیں تو جبراً اللہ تعالیٰ انہیں جنت کے راستے پر نہیں چلاتا۔

اب اس آیت میں تو کئی نکات ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ اس مختصر وقت میں سارے نکات بیان نہیں ہو سکتے۔ لیکن دو باتوں پر غور کریں۔ ایک یہ کہ ان آٹھ چیزوں سے محبت، اللہ اور رسولؐ کی محبت سے زیادہ محبت ہو اور جہاد کی محبت سے بھی زیادہ محبت ہو تو پھر فاسق بن جاؤ گے، اور اللہ کے عذاب کے مستحق بن جاؤ گے۔ اللہ اور رسولؐ سے محبت زیادہ ہونے کے معنے کیا ہیں؟ اس کے معنے ہمارے مفسرین نے بیان کیے ہیں۔ ہمارے سلف صالحین نے بیان کیے ہیں اور قرآن کو ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سمجھنا ہے، قرآن کو ہمیں تابعین سے سمجھنا ہے، قرآن کو ہمیں سلف صالحین سے سمجھنا ہے۔ عبداللہ ابن عباسؓ کا قول تفسیر ابن جریر میں سند کے ساتھ، اور ابن کثیر میں ابن جریر کا حوالہ دے کر نقل ہوا! خدا اور رسولؐ کا حکم ماننے کے مقابلے میں باپ دادا اور خاندان کو راضی کرنا پسند ہو تو یہ ایک عذاب ہے۔ ایک طرف اللہ کا حکم ہے، اور دوسری طرف تیرے خاندان کا حکم ہے۔ تیرے قبیلے کا حکم ہے، تیرے باپ دادا کی مرضی ہے، تیری بیوی کا حکم ہے، یا کسی اور شخص کا کسی اور شخص کو حکم ہے تو پہلے یہ بات دیکھیں گے کہ یہ حکم قرآن و حدیث کے خلاف ہے یا نہیں؟ اگر تمہیں اطمینان ہو گیا ہو کہ خلاف ہے، پھر بھی تم نے ان کو خوش کرنے کے لیے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم چھوڑ دیا تو تم اللہ کے عذاب کے مستحق ہو گے لہٰذا خدا اور رسولؐ کے حکم کے مقابلے میں ساری دنیا کو چھوڑنا ہے، لیکن شریعت کو

چھوڑنا نہیں ۔

میرے بھائیو! اس ایمان کی تعریف میں کئی احادیث اس وقت ذہن میں آرہی ہیں جو بیان نہیں کی جا سکتیں ۔ ایک بہت مشہور روایت سنیئے ۔ یہ بخاری شریف کتاب الایمان میں تین سندوں کے ساتھ ایک باب میں بیان کی گئی ہے ، دو سندوں کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ، اور ایک سند کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر باب قائم کیا ہے کہ نبیؐ کی محبت ایمان کا شعبہ ہے ۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری روح اور میری جان ہے ، تم میں سے کوئی شخص ایمان نہیں لایا اور تم میں سے کوئی شخص ایمان پر باقی نہیں رہ سکے گا ، جب تک اس کے دل میں مجھ سے محبت باپ سے زیادہ نہ ہو ، اپنی اولاد سے زیادہ نہ ہو ، اپنی جان سے زیادہ نہ ہو ، اور سارے جہان سے زیادہ نہ ہو ۔ سارے جہان کو چھوڑنے کے لیے تیار ہو ، لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہو ، ان کی شریعت کے ایک حکم کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہو ، تب جاکر وہ مومن بنے گا ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، خدا کی قسم مومن نہیں ہے ۔ اب مزید تشریح کی کیا ضرورت ہے ، ایک حدیث ہی کافی ہے ۔

دوسری حدیث میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب قائم کیا ہے ۔ باب حلاوۃ الایمان ، یعنی ایمان کی مٹھاس ۔ ایمان کی مٹھاس کا مین خلاصہ بیان کر دوں ، ایک جملے میں ایمان کی مٹھاس اور شیرینی سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ کی اطاعت کرنے میں لذت محسوس ہوتی ہو ، مسرّت محسوس ہوتی ہو، دل میں خوشی محسوس ہوتی ہو کہ میں نے بڑا خزانہ کما لیا۔

اللہ کی نافرمانی اگر مومن سے صادر ہو جائے جو ہو سکتی ہے تو اس کے دل میں کدورت اور انقباض ہو ، دل اس کا پریشان ہو ، طبیعت اس کی پریشان و غمگین ہو ، جب تک وہ اصلاح نہ کر لے اپنی زندگی کی اور تیری نشانی کیا ہے ۔ ترجمہ :

اللہ کے دین کے کاموں میں ، اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے میں ، جو مشقتیں بھی ہوں ، جو محنتیں بھی ہوں اور جو آزمائشیں بھی اسے اٹھانی پڑیں تو طبعاً تو وہ پریشان ہو گا، لیکن روحانی طور پر ان مصیبتوں کی وجہ سے اسے خوشی محسوس ہوتی ہو کہ میں نے تو بہت بڑا سرمایہ کمایا ہے ۔ پھانسی کے تختے پر ، جیل کی کوٹھری میں ، بندوق کی گولیوں کے سامنے ، جو اسے طبعاً پریشانی ہوتی ہے ، کبھی کبھی طبعاً گھبراہٹ بھی آجاتی ہے۔ یہ فطرت کا تقاضا ہے ۔ لیکن روحانی

طور پر ، ایمانی طور پر ، ہر طرح سے خوشی محسوس ہوتی ہے ۔ اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے سے ۔ یہ ہے حلاوت الایمان ۔

یہ تشریح میں نے نہیں کی ۔ میرا مقام نہیں ہے کہ میں حدیث کی تشریح کرنے کا دعویٰ کروں ۔ حدیث کے جاننے والوں نے تشریح کی ہے ۔ شیخ الاسلام امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں یہ تشریح کی ہے ۔ حافظ ابنِ حجر العسقلانی نے فتح الباری میں یہ تشریح کی ہے ۔ یہ محدثین کی تشریح ہے اور اس کو ہم عقل کے لحاظ سے بھی جان سکتے ہیں تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے:

” تین صفتیں جس کے اندر ہوں گی ، اس کو ایمان کی مٹھاس محسوس ہوگی ، ایمان کی شیرینی محسوس ہوگی ۔ اس کو اطاعت میں لذت محسوس ہوگی ، اسے نافرمانی پر پریشانی حاصل ہوگی ، اسے اللہ کے راستے میں مشقتیں اٹھانے میں روحانی طور پر لذّت اور مسرّت محسوس ہوگی ۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت سب سے زیادہ ہو ۔ دوسری یہ کہ کسی سے محبت کرتا ہو تو اللہ کے لیے کرتا ہو اور تیسری یہ کہ کفر کے ساتھ اُسے ایسی نفرت ہو جیسے آگ میں ڈالنے سے اُسے نفرت ہے “

میرے بھائیو! آج پاکستان میں جو نظام ہے ، یہ مشرکانہ ہے ، یہ نظام شیطانی ہے ، یہ نظام طاغوتی ہے ۔ اس کے چلانے والوں کو میں نے کافر نہیں کہا ۔ بات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے ، چلانے والے تو کلمہ پڑھتے ہیں تو انہیں مسلمان ہی کہیں گے ۔ لیکن نظام کی بات کرتا ہوں ۔ اس نظامِ شرک سے ، اس طاغوتی نظام سے ، ہمارے دلوں میں نفرت ہے یا نہیں ؟ یقیناً نفرت ہے ۔ جب اس شیطانی نظام سے ہم سب کو نفرت ہے ، تو جس چیز سے نفرت ہوتی ہے اس کو مٹانے کی کوشش کریں گے یا نہیں؟ ہاتھ اٹھالیجیے ، وعدہ کیجیے کہ شیطانی نظام کو مٹانے کے لیے جہاد کریں گے ۔ جہاد جاری رکھیں گے ۔ یہ ایمان کا تقاضا ہے ، یہ حلاوت الایمان کا تقاضا ہے ، یہ محبت ایمان کا تقاضا ہے ، یہ تقویٰ کا تقاضا ہے ، یہ ولایت کا تقاضا ہے ۔

ایک بات ذہن میں آگئی ، اسی پر میں ختم کرتا ہوں ۔ قرآن میں ایک آیت ہے حافظ عماد الدین ابنِ کثیر ، تفسیر ابنِ کثیر میں ”حق تُقٰتہ“ کی تفسیر کرتے ہوئے ترجمان القرآن ، مفسّرِ قرآن ، عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حق تُقٰتہ کے معنے کیا ہیں ؟ کامل تقویٰ کیا ہوتا ہے ، کامل بزرگی کیا ہوتی ہے ، ولی اللہ کون ہوتا ہے ، اللہ والا کون ہوتا ہے؟ تو کہا دو صفتیں اس میں ہوتی ہیں اور بھی ہیں ، لیکن دو نمایاں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ حق بات کہتا رہے گا ۔

فرعون کے سامنے بھی ، نمرود کے سامنے بھی ، گرجے میں جاکر بھی ، اور تھانے کے اندر بھی ، مسجد کے اندر بھی ، اسمبلیوں کے اندر بھی ، جہاں بھی موقع ملے گا وہ بات پیار سے کرے گا مگر سچی بات کرے گا کہ یہی ولی اللہ ہے ۔

اور دوسری بات یہ کہ باطل کو مٹانے کے لیے توحید کا لفظ ہے ۔ یعنی توحید کو قائم کرنے کے لیے جہاد کرے گا۔ محبت کا تقاضا یہی ہے ۔

اس آیت میں دوسری بات آئی ہے ۔ جہاد کی ، اب جہاد کی بات اس میں آ ہی گئی جو لمبی بھی ہے اور مختصر بھی ہے ، لیکن میں مختصر ہی کر دوں گا۔ میرے بھائیو! جہاد کے معنے کیا ہیں؟ جہاد ہر اس سعی ، محنت ، مشقت کو کہا جاتا ہے ، جو اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے کی جائے ۔ جہاد کوئی کھیل نہیں ہے ، عبادت ہے ۔ عبادت کو سمجھنے کی کوشش کیجیے ۔ اچھل کود کا نام جہاد نہیں ہے ۔ جہاد مقدس عبادت ہے ۔ ہر وہ جدّوجہد ، جو دین کو غالب کرنے کے لیے کی جائے جہاد ہے ۔ اگر سوشلزم کا نظام لانے کے لیے محنت کی جائے تو یہ شیطان کے راستے میں جہاد ہے ۔ اللہ ہم سب کو اس سے بچائے ۔ مغرب کی گندی ، نجس ، شیطانی ، طاغوتی اور حیوانی جمہوریت کو لانے کے لیے محنت کی جائے تو یہ جہاد شیطان کے راستے میں ہے ۔ یہ جہاد اللہ کے راستے میں نہیں ہے ۔ اگر محنت کی جائے کسی جنرل کی حکمرانی قائم کرنے کے لیے ، مارشل لاء لانے کے لیے ، آمریت لانے کے لیے ، ملوکیت لانے کے لیے، یا بھٹو خاندان یا کسی اور خاندان کی بادشاہت قائم کرنے کے لیے ، اسلام کا غلبہ مقصد نہ ہو تو پھر یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے ۔ بلکہ شیطان کے راستے میں جہاد ہے ۔ اگر کوئی کوشش کرے جماعتِ اسلامی کے ایک فرد کی ذات کو اونچا کرنے کے لیے تو یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے ۔ حالانکہ جماعتِ اسلامی کے اکابر ہم سب کے اکابر ہیں ۔

اس کی ایک قسم قتال ہے ، ایک قسم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "جہاد کرو کفار کے مقابلے میں مال کے ذریعے ، اور اپنی جانوں کے ذریعے ، اور اپنی زبان کے ذریعے تو زبان سے قتل نہیں ہو سکتا ، زبان سے تو سمجھایا جاتا ہے ۔ سمجھانا بھی جہاد ہے "

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ کچھ لوگ کلمہ تو رسول اللہ کا پڑھتے ہوں گے ، کام رسول اللہ کا نہیں کرتے ہوں گے ۔ ان کے مقابلے میں بھی ہاتھ زبان اور

دل سے جہاد کرو ۔

جماعتِ اسلامی کا یہ پورا نظام جہاد کا نظام ہے ۔ ہم رائے عامہ کے ذریعے ، ہم دعوت کے ذریعے ، ہم تبلیغ کے ذریعے ، ہم لٹریچر کی تقسیم کے ذریعے ، ہم درس ہائے قرآن و حدیث کے ذریعے ، ہم اس قسم کے جلسوں اور جلوسوں کے ذریعے اور اگر اسمبلی کے اندر ہماری آواز پہنچ جائے تو وہاں بھی اس کے ذریعے اس مقصد کے لیے ہم رائے عامہ کو اسلام کے لیے ہموار کرتے ہیں ۔ ہم رائے عامہ کے ذریعے طاغوتی نظام کا خاتمہ چاہتے ہیں ، اور منافقت کے نظام کا خاتمہ بھی چاہتے ہیں اور اسلام کا غلبہ چاہتے ہیں ۔ یہ سارا کام جہاد ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاد فی سبیل اللہ کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس درس میں برکت ڈالے ۔ یہ بڑا مختصر درس تھا ۔ اس لئے کہ وقت مختصر تھا لیکن یہ اللہ کا کلام ہے اللہ کرے کہ اس کا یہ فائدہ تب ہے کہ ہم جب واپس اپنے محاذ پر جائیں تو ہمارے اندر اپنی اصلاح کا جذبہ بھی پہلے سے زیادہ ہو ، ماحول کی اصلاح کا جذبہ بھی پہلے سے زیادہ ہو اور بینظیر کی شیطانی ، طاغوتی اور غیر شرعی حکومت کو ختم کر کے اسلام کی حکومت قائم کرنے کے لیے جہاد کا جذبہ بھی پہلے سے زیادہ ہو ، اور جن لوگوں نے ۴۳ سال تک منافقت کی سیاست کی ہے ، آج اس منافقت کی سیاست کو ختم کرنے کے لیے بھی اللہ ہمارے اندر جذبۂ جہاد بیدار فرمائے ۔ آمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین